سید ابوذر بخاریؒ

ساقی

نوا پیرا بانداز دگر مزدور ہے ساقی
خمار نغمہ زائی سے چمن مسحور ہے ساقی

بپا ہے زلزلہ غربت کی دہشت سے بھی ایواں میں
کہ شاہیں کے مقابل جراتِ عصفور ہے ساقی

فرنگی کا تمدن ہو کہ یا تہذیب منگولی
وہ ہے شرِ عزازیلی ، یہ مکر و زور ہے ساقی

جو ہو کونین پر حاوی ، نظامِ صالح الفطرت
ترا قانون ہے ساقی ترا دستور ہے ساقی

سنانے ہم جسے اس منتظر دنیا کو اٹھے ہیں
ترا پیغام ہے ساقی ترا منشور ہے ساقی

نہ ذوق جاں سپاری ، سرفروشی جذب اُلفت میں
نہ وہ دار و رسن باقی نہ وہ منصورؔ ہے ساقی

موثر ہو گیا آخر فسوں تہذیب ِ مغرب کا
مقدر نارسا ، تدبیر بھی معذور ہے ساقی

جرم کی پاسبانی کا شرف تھا کل جسے حاصل
وہ ملت آج خشمِ دیر سے مقہور ہے ساقی

زمانہ بن چکا تفسیر ''کادالفقرکفراً'' کی
شرافت سرنگوں اور سفلگی مغرور ہے ساقی

نظامِ جبر و استبداد کے یہ سب کرشمے ہیں
جسد پابند تھا اب روح بھی مجبور ہے ساقی

عطا ہو فکر بوذرؓ ، جذبہ فاروقؓ پھر ہم کو
تجھی سے یہ دعائے بندۂ مزدور ہے ساقی

اگر تیرا غضب ہو شہر بھی شکل بیاباں ہے
اگر تیرا کرم ہو جرم بھی مشکور ہے ساقی

نہیں جامِ شیریں نہ سہی ہم درد پی لیں گے
ہمیں تو تیری خوشنودی فقط منظور ہے ساقی

مگراک التجا ہے بند نہ ہو فیض مے خانہ
کہ یہ وجہِ سکونِ خاطرِ رنجور ہے ساقی

بہت کچھ ہو چکی اب دین کی تذلیل و پامالی
سراپا زخم ہے دل اور جگر ناسور ہے ساقی

کرم فرما بسوز دل اثر از من نمی آید
بجز درماندگی چیزے دگر از من نمی آید

☆☆☆